قراءت کی غلطی سے نماز فاسد ہونے سے متعلق ایک اہم اصول و حکم

(دعوتِ اسلامی)
دارالافتاء اہلسنت
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:HAB-0167 تاریخ:17-08-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ گزشتہ رات امام صاحب نے نمازِ مغرب پڑھاتے ہوئے قراءت میں غلطی کی۔ انہوں نے آیاتِ مبارکہ ﴿وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ﴾ میں "نُصِبَتْ" کی جگہ "سُطِحَتْ" اور "سُطِحَتْ" کی جگہ "نُصِبَتْ" پڑھ دیا، پھر بعد میں جب ان کو یہ بات بتائی گئی، تو انہوں نے اعلان کیا کہ ہماری نماز فاسد ہو گئی ہے، لہٰذا انہوں نے وہ نماز دوبارہ پڑھائی۔ پوچھنا یہ ہے کہ کیا واقعی اس صورت میں نماز فاسد ہو گئی تھی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

جی ہاں! پوچھی گئی صورت میں واقعی نماز فاسد ہو گئی تھی، لہٰذا امام صاحب کا اس نماز کو دوبارہ پڑھانا بالکل درست ہے۔

مسئلہ کی تفصیل یہ ہے کہ اگر کسی نے نماز میں غلطی سے ایک کلمہ کی جگہ دوسرا کلمہ پڑھ لیا اور وہ دونوں کلمے ایسے ہوں کہ جن کا معنیٰ ایک دوسرے کے موافق یا قریب قریب نہ ہو یعنی دوسرے کلمے کا معنیٰ پہلے سے بعید ہو اور دوسرا کلمہ قرآن کریم میں بھی موجود ہو، تو اس میں طرفین (امام اعظم ابو حنیفہ و امام محمد رحمۃ اللہ علیہما) اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا اختلاف ہے۔ امام ابو یوسف علیہ الرحمۃ کے نزدیک اس صورت میں نماز فاسد نہیں ہو گی، کیونکہ ان کے نزدیک جب دونوں کلموں کے معنیٰ میں بہت

زیادہ تغیر واقع نہ ہوا ہو، اس وقت نماز فاسد نہ ہونے کے لیے اس کی مثل کلمہ کا قرآن کریم میں پایا جانا کافی ہے، اگرچہ دونوں کے معنیٰ میں موافقت نہ ہو، جبکہ طرفین کے نزدیک اس صورت میں نماز فاسد ہو جائے گی، کیونکہ طرفین کے نزدیک دونوں کلموں کے معنیٰ و مفہوم میں موافقت و مناسبت ہونا ضروری ہے، اگرچہ تغیر فاحش نہ ہو، یہی قول مختار و احوط ہے۔

لہٰذا پوچھی گئی صورت میں فسادِ نماز کا حکم دیا جائے گا، کیونکہ کلمہ "نُصِبَتْ" اور "سُطِحَتْ" کے معنیٰ و مفہوم میں بھی موافقت و مناسبت موجود نہیں ہے کہ "نُصِبَتْ" نصب سے ہے، جس کا معنیٰ ہے: "کسی چیز کو اس طرح رکھنا یا گاڑنا کہ اس کا کچھ حصہ ابھرا ہوا رہے" جبکہ "سُطِحَتْ" سطح سے ہے جس کا معنیٰ: "کسی چیز کو چھت کی طرح برابر کر دینا" ہے، اسی لیے فقہائے کرام علیہم الرحمۃ نے خاص اس صورت کے متعلق صراحتاً فسادِ نماز کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔

اگر کسی نے نماز میں غلطی سے ایک کلمہ کی جگہ دوسرا کلمہ پڑھ لیا اور ان دو کلموں کا معنیٰ و مفہوم باہم قریب قریب نہ ہو اور دوسرا کلمہ بھی قرآن کریم میں موجود ہو، تو امام ابو یوسف علیہ الرحمۃ **کے نزدیک اس صورت میں نماز فاسد نہیں ہوگی، جبکہ طرفین کے نزدیک فاسد ہو جائے گی،** چنانچہ غنیۃ المتملی میں ہے: "و ان لم تتقاربا و المبدلة فی القرآن تفسد علیٰ قیاس قولهما و لا تفسد علیٰ قیاس قول ابی یوسف " ترجمہ: اور اگر ان دونوں کلموں کا معنیٰ قریب قریب نہ ہو اور جس لفظ سے بدلا گیا وہ قرآن میں موجود ہو، تو طرفین کے قول کے قیاس کے مطابق نماز فاسد ہو جائے گی اور امام ابو یوسف علیہ الرحمۃ کے قول کے مطابق فاسد نہیں ہو گی۔ (غنیۃ المتملی، ص 488، مطبوعہ کوئٹہ)

اس اختلاف کی وجہ طرفین و امام ابو یوسف علیہم الرحمۃ **کے فسادِ نماز کے متعلق اصول کا مختلف ہونا ہے اور احوط طرفین کا قول ہے،** چنانچہ رد المحتار میں ہے: "والقاعدة عند المتقدمين أن ما غيّر المعنى تغييراً يكون اعتقاده كفراً يفسد في جميع ذلك، سواء كان في القرآن أو لا إلا ما كان من تبديل الجمل مفصولاً بوقف تامّ و ان لم يكن التغيير كذلك، فان لم يكن مثله في

القرآن والمعنى بعيد متغير تغيراً فاحشاً يفسد أيضاً كهذا الغبار مكان الغراب، و كذا إذا لم يكن مثله فی القرآن ولا معنى له كالسرائل باللام مكان السرائر، **وان كان مثله فی القرآن والمعنى بعيد ولم يكن متغيراً فاحشاً تفسد أيضاً عند ابی حنيفة و محمد، وهو الاحوط، وقال بعض المشائخ: لا تفسد لعموم البلوى، وهو قول أبی يوسف،** وان لم يكن مثله فی القرآن ولكن لم يتغير به المعنى نحو قيّامين مكان قوّامين فالخلاف على العكس **فالمعتبر فی عدم الفساد عند عدم تغير المعنى كثيراً وجود المثل فی القرآن عنده والموافقة فی المعنى عندهما،** فهذه قواعد الائمة المتقدمين" ترجمہ: اور متقدمین کے نزدیک قاعدہ یہ ہے کہ جو معنی کو اتنا تبدیل کر دے کہ جس کا اعتقاد کفر ہو، تو تمام صورتوں میں نماز فاسد ہو جائے گی، چاہے وہ بدل قرآن میں ہو یا نہ ہو، اِلّا یہ کہ وقف تام کے ذریعے جملوں میں فصل کر کے جو تبدیلی ہو، اور اگر تبدیلی ایسی نہ ہو، تو اگر اس بدل لفظ کا مثل قرآن میں نہ ہو اور معنی بعید ہو اور تبدیلی فاحش جیسے غراب کی جگہ غبار تو بھی نماز فاسد ہو جائے گی، اسی طرح (نماز فاسد ہو گی) اگر قرآن میں اس کا مثل نہ ہو اور نہ ہی اس کا کوئی معنی ہو جیسے سرائر کی جگہ سرائل، اور اگر اس کی مثل قرآن میں ہو اور معنی بعید ہو اور تغیر فاحش نہ ہو، تو بھی طرفین کے نزدیک فاسد ہو جائے گی، اور یہ احوط ہے، اور بعض مشائخ نے فرمایا: عمومِ بلوی کی وجہ سے فاسد نہیں ہو گی، اور یہ امام یوسف کا قول ہے، اور اگر اس کی مثل قرآن میں نہ ہو لیکن معنی تبدیل نہ ہو جیسے قوامین کی جگہ قیامین تو اختلاف بر عکس ہو گا۔ تو معنی میں تغیر فاحش نہ ہونے کی صورت میں نماز فاسد نہ ہونے کے لیے امام یوسف کے نزدیک اس کی مثل قرآن میں ہونا معتبر ہے، جبکہ طرفین کے نزدیک معنی میں موافقت معتبر ہے، تو یہ ہیں ائمہ متقدمین کے قواعد۔

(ردالمحتار، ج1، صفحہ630، 631، دار الفکر، بیروت)

اسی کی مزید وضاحت کرتے ہوئے امام اہلسنت سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ "جد الممتار" میں فرماتے ہیں: "انهما لا يعتبران وجود المثل ،انما المدار عندهما الموافقة فی المعنىٰ و قد حكما الفساد عند بعد المعنىٰ مع عدم فحش التغير۔۔اما عند ابی

یوسف فلان المدار عندہ وجود المثل ۔۔۔فتحصل ان معنی الضابطة من قولہ (وان لم یکن التغیر ککک الخ) عند الامام و محمد :ان کل زلة تفسد الا ما وافق فی المعنٰی کقیامین ۔۔وعند ابی یوسف ان کل زلة لا مثل لھا فی القرآن تفسد و الا لا ،الا ان یتغیر المعنٰی تغیرا فاحشا ،ملتقطاً“ترجمہ:بلا شبہ طرفین قرآن میں مثل کے پائے جانے کا اعتبار نہیں کرتے،ان کے نزدیک تو معنٰی میں موافقت کے ہونے ہی پر دارومدار ہے اور بلاشبہ طرفین نے معنٰی کے بعید ہونے کے وقت بھی نماز کے فاسد ہو جانے کا حکم ارشاد فرمایاہے،اگرچہ بہت زیادہ معنٰی میں تغیر واقع نہ ہوا ہو،رہا امام ابویوسف علیہ الرحمۃ کا معاملہ،تو ان کے نزدیک قرآن میں مثل کے پائے جانے پر دارومدار ہے،تو حاصل کلام یہ نکلا کہ علامہ شامی علیہ الرحمۃ کے قول” و ان لم یکن التغیر الخ“ سے طرفین کے ضابطہ کا معنٰی یہ ہے کہ قراءت کی ہر غلطی نماز کو فاسد کردے گی،مگر جو معنٰی میں موافق ہو(وہ فاسد نہیں کرے گی) جیسے قوامین کی جگہ قیامین پڑھنا۔اور امام ابو یوسف علیہ الرحمۃ کے نزدیک ہر وہ غلطی جس کا مثل قرآن میں موجود نہ ہو،نماز کو فاسد کردے گی ورنہ نہیں الا یہ کہ معنٰی میں بہت زیادہ تغیر آجائے۔

(جد الممتار علی رد المحتار،ج03،حاشیة1353،ص371،370،مطبوعہ دار الکتب العلمیہ،بیروت)

قولِ امام کے مختار ہونے کی تصریح کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ ”**فتاوٰی رضویہ**“ میں فرماتے ہیں:”بحالتِ فسادِ معنی فسادِ نماز کا حکم مذکور ہمارے امام صاحب اور ان کے اتباع ائمہ متقدمین رضی اللہ عنہم اجمعین کا مذہب تھا **اور وہی احوط و مختار ہے۔** اجلہ محققین نے اسی کی تصریح فرمائی” ومعلوم ان الفتوی متی اختلف وجب الرجوع الی القول الامام“ (ترجمہ:اور یہ بات معلوم ہے کہ جب اختلاف ہو،تو امام اعظم علیہ الرحمۃ کے قول کی طرف رجوع کرنا واجب ہے)۔“

(فتاوٰی رضویہ،ج06،ص432،431،مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن،لاھور)

”نُصِبَت“ اور ”سُطِحَت“ کا معنٰی بیان کرتے ہوئے علامہ راغب اصفہانی علیہ الرحمۃ ”مفردات

الفاظ القرآن" میں فرماتے ہیں:"نصب الشیئ وضعه وضعا ناتئا کنصب الرمح و البناء و الحجر۔۔جعلت له سطحا و سطحت المکان جعلته فی التسویة کسطح قال: والی الارض کیف سطحت" ترجمہ: نصب الشی کا مطلب ہے کسی چیز کو اس طرح رکھنا کہ اس کا کچھ حصہ ابھرا ہوا رہے، جیسے نیزے، عمارت اور پتھر کو گاڑا جاتا ہے۔۔۔ کہا جاتا ہے میں نے اس کے لیے سطح بنائی اور میں نے مکان کو مسطح کیا، یہ اس وقت بولتے ہیں جب مکان کو اس طرح برابر کیا جائے، جیسے چھت ہوتی ہے ،اللہ پاک نے ارشاد فرمایا اور (کیا وہ نہیں دیکھتے) زمین کی طرف کہ کیسے اس کو بچھایا گیا ہے۔

(مفردات الفاظ القرآن، کتاب السین والنون، ص248،513، مطبوعہ المکتبۃ العصریہ، بیروت)

"نُصِبَت" اور "سُطِحَت" کے معنیٰ و مفہوم میں موافقت نہ ہونے کے سبب فقہائے کرام علیھم الرحمۃ اجمعین **نے خاص اسی صورت میں فسادِ نماز کا حکم ارشاد فرمایا ہے،** چنانچہ غنیۃ المتملی اور فتاویٰ بزازیہ میں ہے، واللفظ للآخر:"ذکر کلمة مکان کلمة اخری ان قرب المعنیٰ نحو الحکیم مکان العلیم او الفاجر مکان الاثیم لا الیٰ الجبال کیف سطحت مکان نصبت لا تفسد علیٰ قیاس قول الثانی و کذا مکان رفعت وعلیٰ قولهما تفسد" ترجمہ: ایک کلمے کو دوسرے کی جگہ ذکر کرنا، اگر دونوں کا معنیٰ قریب قریب ہو (تو نماز فاسد نہ ہوگی) جیسے علیم کی جگہ حکیم اور اثیم کی جگہ فاجر پڑھا نہ کہ الی الجبال کیف نصبت کی جگہ سُطِحَت پڑھا۔ اسی طرح رفعت کی جگہ دوسرا کلمہ پڑھا (کہ اس صورت میں) امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق تو نماز فاسد نہیں ہوگی، جبکہ امام اعظم و امام محمد رحمۃ اللہ علیہما کے قول کے مطابق نماز فاسد ہو جائے گی۔

(غنیۃ المتملی، ص488، مطبوعہ کوئٹہ)

(الفتاویٰ البزازیۃ، جلد01، صفحہ43، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

خلاصۃ الفتاویٰ میں ہے:"و لو قرأ افلا ینظرون الی قوله و الی الجبال کیف سطحت مکان نصبت فعلی قول ابی یوسف لا یفسد و کذا نصبت مکان سطحت و خلقت مکان رفعت و علی

قولھما ینبغی ان یفسد“ترجمہ: اور کسی شخص نے ”افلا ینظرون “والی آیات کی قراءت کی اور ”نصبت“ کی جگہ ”والی الجبال کیف سطحت“ پڑھ دیا، تو امام ابو یوسف کے قول کے مطابق نماز فاسد نہیں ہو گی اور اسی طرح ”سطحت“ کی جگہ ”نصبت “اور ”رفعت“ کی جگہ ”خلقت“ پڑھنے کا معاملہ ہے، جبکہ طرفین کے قول کے مطابق مناسب یہی ہے کہ نماز فاسد ہو جائے گی۔

(خلاصۃ الفتاوی، ج01، ص115، مطبوعہ کوئٹہ)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

29محرم الحرام1445ھ/17اگست2023ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جا سکتی ہے